۱۲

ڈالفن

ڈاکٹر قمر شریف

پیدائش : ۲/ اکتوبر ۱۹۴۷ء

ڈاکٹر قمر شریف اورنگ آباد کے ایک مشہور تعلیمی ادارے سے وابستہ رہی ہیں۔ انھوں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ سائنس اور درس و تدریس سے متعلق ان کے کئی مضامین آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہو چکے ہیں۔

ڈالفن سمندر کے مچھلی نما بڑے جانوروں میں سے ایک ہے۔ اس سبق میں ڈالفن کی بناوٹ اور اس کی عادتوں سے متعلق معلومات دی گئی ہے۔ ساتھ ہی انسانوں کے ساتھ اس کی دوستی اور ہمدردی کے مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

عام طور پر ہر جانور یہ کوشش کرتا ہے کہ انسانوں سے بچ کر رہے۔ مچھلی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انسان کی بُو پاتے ہی گہرے پانی میں چلی جاتی ہے لیکن مچھلی ہی کی طرح ایک سمندری جانور ایسا بھی ہے جو انسانوں سے نہیں ڈرتا اور نہ دور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ہے ڈالفن۔

ڈالفن دُودھ پلانے والا ایک سمندری جانور ہے۔ اس کی لمبائی چھے سے بارہ فٹ تک ہوتی ہے اور وزن ۱۵۰ تا ۶۵۰ کلوگرام ہوتا ہے۔ اس کی پیٹھ مٹیالی، مٹیالی سبز اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے جبکہ پیٹ کا رنگ سفید یا ہلکا گلابی ہوتا ہے۔ یہ تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیرتی ہے۔ کبھی اس کی رفتار چالیس تا ساٹھ میل فی گھنٹہ بھی ہو جاتی ہے۔

ڈالفن کے جسم پر بال نہیں ہوتے۔ اس کی جِلد چکنی ہوتی ہے۔ جبڑے بڑے اور سامنے چونچ کی طرح تین اِنچ لمبی تھوتھنی ہوتی ہے۔ ڈالفن اپنے سَر کے ایک سُوراخ سے سانس لیتی ہے۔ اس کی آنکھیں سر کے دونوں جانب پائی جاتی ہیں۔ ڈالفن کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ آنکھوں کے پیچھے بیرونی کان کے شگاف پائے جاتے ہیں۔

ڈالفن کے دانت غذا کو چبا نہیں سکتے۔ یہ اس کو اپنا دفاع کرنے اور شکار پکڑنے میں مدد دیتے ہیں اور پانی میں آواز کی لہروں کو اس کے اندرونی کان تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح ڈالفن کسی چیز کا صحیح مقام معلوم کر لیتی ہے۔ اس کی چھُونے کی حِس بہت تیز ہے لیکن سُونگھنے کی قوّت بہت کم ہوتی ہے۔ اس کی غذا مچھلیاں، جھینگے اور دُوسرے آبی جاندار ہیں۔ ڈالفن ایک بہت ذہین جانور ہے۔ اس کا دماغ انسان کے دماغ سے بڑا ہوتا ہے۔

ڈالفن گروہ میں رہنا پسند کرتی ہے۔ ان کا ایک گروہ دو تا چالیس ڈالفنوں پر مشتمل ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی ان کی تعداد

سینکڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ ڈالفن اپنے بچّوں اور گروہ سے سیٹی کے ذریعے ربط رکھتی ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق ہر ڈالفن کی سیٹی گروہ کی دوسری ڈالفن سے مختلف ہوتی ہے۔ وہ کئی قسم کی آوازیں نکال سکتی ہے۔ انسان کی طرح ہنس سکتی ہے، سیٹی بجا سکتی ہے، شکار کا پیچھا کرتے ہوئے غُرّاتی ہے، شکار پر قابو پانے پر خوشی سے 'میاؤں' کی آواز نکالتی ہے، نیز دشمن کو ڈرانے کے لیے اونچی آواز میں چلاّتی ہے۔ ڈالفن کئی بار ایسی آوازیں بھی نکالتی ہے جیسے کوئی آدمی زور زور سے بول رہا ہو۔ آدمی جب پلٹ کر دیکھتا ہے تو کسی کو نہ پا کر حیران رہ جاتا ہے۔

ڈالفن اور انسان کی دوستی کے بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ قدیم کہانیوں اور تصویروں میں جو اشارے ملتے ہیں، ان سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے بھی ڈالفن انسانوں سے دوستی کرنے کی آرزومند رہتی تھی۔

ایک مرتبہ ایک آدمی شارک مچھلی کے گھیرے میں آ گیا۔ شارک اس کے ٹکڑے کرنے ہی والی تھی کہ وہاں کچھ ڈالفنیں پہنچ گئیں۔ ان میں سے ایک نے اس آدمی کو شارک کے چُنگل سے چُھڑا کر اپنی پیٹھ پر بٹھا لیا اور تیزی سے کنارے پر پہنچا دیا۔ آدمی جیسے ہی اس کی پیٹھ سے اُترا، ڈالفن سمندر میں غائب ہو گئی۔

ایک دفعہ کی بات ہے۔ فلوریڈا (امریکہ) کے سمندری کنارے سے ایک خاتون کو سمندر کی زبردست لہریں بہا کر لے گئیں۔ کچھ لمحوں تک اس نے اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔ اچانک اسے ایسا لگا جیسے کوئی گلگلی سی چیز اسے کنارے کی طرف ڈھکیل رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس خاتون نے اپنے آپ کو کنارے پر پایا۔ بعد میں اس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو ایک چمکدار شے اسے تیزی سے سمندر میں غائب ہوتی نظر آئی۔ ایک آدمی نے جو اس سارے واقعے کو دیکھ رہا تھا، بتایا کہ وہ ڈالفن تھی۔

ڈالفن نے کئی جہازوں کو چٹانوں سے ٹکرانے سے بچایا اور انھیں صحیح راہ دِکھائی۔ ڈالفن کے گروہ مچھلیاں پکڑنے میں ماہی گیروں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ ان کے گروہ مچھلیوں کو گھیر کر ماہی گیروں کے قریب لے آتے ہیں اور پھر یہ اپنے سر اور دُم کی حرکت سے ماہی گیروں کو جال کھولنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

تقریباً پچاس برس قبل نیوزی لینڈ کے ایک جزیرے پر بسے ہوئے گاؤں میں ایک ڈالفن سمندر کے کنارے آئی اور پانی میں کھیلنے لگی۔ بچّوں نے اس کے کرتبوں کو پسند کیا اور ڈالفن سے ان کی دوستی ہو گئی۔ وہ بچّوں کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر سمندر کی سَیر کراتی۔ وہ ان بچّوں کے ساتھ کھیلتی۔ اسے رنگ برنگی گیند سے کھیلنا اچھّا لگتا تھا۔ جب کوئی گیند اس کے پاس پھینکی جاتی تو وہ اسے اپنی تھوتھنی یا دُم سے ہوا میں اُچھالنے کی کوشش کرتی۔

ڈالفن کو غصّہ بہت کم آتا ہے۔ کھیلنا کودنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا اسے اچھا لگتا ہے۔

ڈالفن سمندر کے متعلّق تحقیق کرنے والوں کی بھی مدد کرتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء میں جب امریکی سائنس دانوں نے سمندر کی تحقیق شروع کی تو ایک ڈالفن نے ان کی کافی مدد کی۔ سائنس دانوں نے گہرے پانی میں ایک تجربہ گاہ بنائی تھی۔ جب کبھی سائنس داں راستہ بھول جاتے، ڈالفن انھیں تجربہ گاہ تک پہنچاتی۔ کبھی کبھار وہ سائنسی آلات بھی تجربہ گاہ تک لے جاتی تھی۔ غرض ڈالفن قدرت کی ایسی مخلوق ہے جسے ملنساری اور انسان دوستی کی وجہ سے چھوٹے بڑے، سب پسند کرتے ہیں۔

تھوتھنی	-	آگے نکلا ہوا منہ	گِلگِلی	-	نرم، چکنی
دفاع	-	بچاؤ	تحقیق	-	صحیح علم یا معلومات حاصل کرنا، کھوج
ربط	-	تعلق	ملنساری	-	میل جول

مشق

❋ قوسین میں سے مناسب لفظ چن کر خانہ پُری کیجیے۔ (گِلگِلی ، غصّہ ، بڑا ، تیز ، تھوتھنی ، سیٹی)

۱۔ ڈالفن کی نظر بہت .... ہوتی ہے۔

۲۔ ڈالفن کا دماغ انسان کے دماغ سے .... ہوتا ہے۔

۳۔ ڈالفن اپنے بچوں اور گروہ سے .... کے ذریعے ربط رکھتی ہے۔

۴۔ اچانک اسے ایسا لگا جیسے کوئی .... سی چیز اسے کنارے کی طرف ڈھکیل رہی ہے۔

۵۔ ڈالفن کو .... بہت کم آتا ہے۔

۶۔ جب کوئی گیند اس کے پاس پھینکی جاتی تو وہ اسے اپنی .... یا دُم سے ہوا میں اُچھالنے کی کوشش کرتی۔

❋ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ مچھلی کے بارے میں کون سی بات مشہور ہے؟

۲۔ ڈالفن کے دانت اس کی کس طرح مدد کرتے ہیں؟

۳۔ ڈالفن کون سی بات پسند کرتی ہے؟

۴۔ ڈالفن کی تمام عادتیں اور خصوصیات کس سے ملتی جلتی ہیں؟

۵۔ قدیم کہانیوں اور تصویروں کے اشاروں سے کس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟

❋ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ ڈالفن کسی چیز کا مقام کس طرح معلوم کر لیتی ہے؟

۲۔ ڈالفن کس طرح کی آوازیں نکال سکتی ہے؟

۳۔ جزیرے کے بچوں سے دوستی ہونے پر ڈالفن کیا کرتی تھی؟

۴۔ ۱۹۶۰ء میں سمندر کے تعلق سے تحقیق کرنے والوں کی ڈالفن نے کس طرح مدد کی؟

❋ سبق کی مدد سے مفصّل جواب لکھیے۔

فلوریڈا (امریکہ) کے سمندری کنارے پر کون سا واقعہ پیش آیا؟

❋ سبق کو غور سے پڑھ کر لکھیے کہ انسانوں اور ڈالفن میں کن باتوں میں یکسانیت ہے۔

سرگرمی : مختلف سمندری جانوروں کی تصویریں جمع کیجیے اور اپنی بیاض میں چسپاں کیجیے۔

3UNKN6